محمد الیاس عطار قادری رضوی

تذکرۂ صدر الشریعہ علیہ رحمۃ رب الوری



مکتبۃ المدینہ
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَذْکِرَۂ صَدرُ الشَّرِیعَہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی (1)

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (52صفحات) **مکمَّل پڑھ لیجئے ان شاءَ اللہ عزوجل آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔**

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شُہَداء** کے ساتھ رکھے گا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے "**تذکرۂ صدرالشریعہ**" مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کی مَدَنی التجاء پر بہارِ شریعت (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کی پہلی جلد میں شامل کرنے کے لئے لکھا تھا، اِس کی افادیت کے پیشِ نظر رسالے کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سگِ مدینہ کے بچپن کی ایک دُھندلی یاد

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طُفُولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم بابُ المدینہ کے اندر گوئی گلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلّے میں بادامی مسجِد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیش امام صاحِب بَہُت پیارے عالم تھے، روزانہ نَمازِ عشاء کے بعد نَماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امامِ مسجِد روزانہ کم از کم کسی ایک نَماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔

ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالِباً نَمازِ ظہر اِسی بادامی مسجِد میں ادا کر کے باہَر نکلا تھا، پیشِ امام صاحِب فارِغ ہو کر مسجِد کے باہَر تشریف لا چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہو گا اِس پر انہوں نے کسی کو حکم فرمایا: **بہارِ شریعت** لے آؤ۔ چُنانچِہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جلی حُرُوف سے **بہارِشریعت** لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحِب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وَقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُرُوف میں لفظِ **مسئلہ** لکھا تھا، چُونکہ مسائل سُن کر بَہُت سُکون ملتا تھا اِس لئے میرے منہ میں پانی آرہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصِل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شُعُور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جا سکتی ہے، خیر اگر مَول ملتی بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بَہر حال **بہارِشریعت** مجھے یاد رہ گئی اور آخِر کار وہ دن بھی آہی گیا کہ **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں **بہارِشریعت** خریدنے کے قابل ہو گیا۔

اُن دنوں مکمّل **بہارِشریعت** (دو جلدوں میں) کا ہدِیَّہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ بغیر جِلد کی 28 روپیہ۔ چُنانچِہ میں نے مکمّل **بہارِشریعت** (غیر مُجلّد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصِل کی۔ اُس وقت **بہارِشریعت**

فرمانِ مصطَفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کے 17 حصے تھے البتّہ اب 20 ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **بہارِ شریعت** سے وہ فُیوض وبَرَکات حاصِل کئے کہ بیان سے باہَر ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس کتاب کی برکات سے **معلومات** کا وہ اَنمول **خزانہ** ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے **گُن** گاتا ہوں۔ اس عظیمُ الشّان تصنیف کے مُصَنِّف خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہیں۔ **حضرتِ** سیِّدُ نا **سُفیان بن عُیَیْنہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان: ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حِلیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) پر عمل کرتے ہوئے اپنے مُحسِن حضرت مولانا **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا **تذکرہ** پیش کرتا ہوں۔

دم سے ترے ''بہارِ شریعت'' ہے چار سو
باطل ترے فتاوٰی سے لرزاں ہے آج بھی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ابتدائی حالات

صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسنِ اہلسنّت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنفِ بہارِ شریعت حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج مفتی **محمد امجد علی اعظمی** رضوی سنّی حنفی قادِری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی سنہ ۱۳۰۰ ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم **جمال الدین** علیہ رحمۃ اللہ المبین اور دادا حُضُور **خدا بخش** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فنِ **طِب** کے ماہِر تھے۔

اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گھر پر حاصل کی پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرَسہ **ناصر العلوم** میں جا کر گوپال گنج کے مولوی **الٰہی بخش** صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچا زاد بھائی اور اُستاذ مولانا **محمد صدیق** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ اسباق پڑھے پھر جامع معقولات ومنقولات حضرت علاّمہ **ہدایت اللہ خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن

سے **علمِ دین** کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے **درسِ نظامی** کی تکمیل کی۔ پھر **دورۂ حدیث** کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المحدثین حضرت **مولانا وصی احمد محدث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کی۔ حضرت **محدثِ سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے **ہونہار شاگرد** کی عَبقَری (یعنی اعلیٰ) صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا: **''مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے۔''**

پیدل سفر

صدر الشریعہ بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِ الورٰی نے طلبِ **علمِ دین** کیلئے جب **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی سے **جونپور** کا سفر اختیار کیا، ان دنوں سفر پیدل یا بیل گاڑیوں پر ہوتا تھا۔ چُنانچِہ **راہِ علم** کے عظیم مسافر **صدر الشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مدینۃ العلماء گھوسی سے **پیدل** سفر کر کے اعظم گڑھ آئے پھر یہاں سے اونٹ گاڑی پر سُوار ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جونپور پہنچے۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا حافظہ بَہُت مضبوط تھا۔ حافِظہ کی قوت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ "کافیہ" کی عبارت زَبانی یاد کی جائے تو فائدہ ہوگا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کرلی!

تدریس کا آغاز

صوبہ بہار (ہند پٹنہ) میں **مدرسۂ اہلسنّت** ایک ممتاز درس گاہ تھی جہاں مُقتَدِر (مُق۔تَ۔دِر) ہستیاں اپنے علم وفضل کے جوہر دکھا چکی تھیں۔ خود صدرالشّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **استاذِ محترم** حضرت مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی برسوں وہاں **شیخ الحدیث** کے منصب پر فائز رہ چکے تھے۔ مُتَوَلّیِ مدرسہ

قاضی عبدالوحید مرحوم کی درخواست پر حضرت مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مدرسۂ اہلسنّت (پٹنہ) کے صدر مُدرِّس کے لئے صدرُالشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذِ محترم کی دعاؤں کے سائے میں ''پٹنہ'' پہنچے اور پہلے ہی سبق میں عُلوم کے ایسے دریا بہائے کہ عُلَماء وطَلَبہ اَش اَش کر اُٹھے۔ قاضی عبدالوحید علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المجید جوخُود بھی مُتَبَحِّر (مُ۔تَ۔بَحْ۔حِر) عالم تھے نے صدرُالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کی علمی وَجاہت اور انتِظامی صلاحیّت سے مُتَأَثِّر ہوکر مدرَسہ کے تعلیمی اُمور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپُرد کردیئے۔

اعلیٰ حضرت کی پہلی زیارت

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدالوحید علیہ رحمۃ اللہ المجید بانیٔ مدرسۂ اہلسنّت (پٹنہ) شدید بیمار ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک نہایت دیندار و دین پرور رئیس تھے، علمِ دین سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اِنگریزی تعلیم میں B.A تھے۔

فرمانِ مصطفٰے(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

انکے والد انھیں بیرسٹری کے امتحان کے لئے لندن بھیجنا چاہتے تھے لیکن قاضی صاحِب کے مقدس مَدَنی **جذبات** نے یورپ کے مُلحدانہ گندے ماحول کوسخت **ناپسند** کیا۔چُنانچِہ آپ نے اس سفر سے تحریز فرمایااور ساری زندگی **خدمتِ دین** ہی کواپنا شعار بنایا۔انکی پرہیزگاری اور مَدَنی سوچ ہی کی **کشِش** تھی کہ میرے آقا اعلیٰحضرت،اِمامِ اَھلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂِ شمعِ رِسالت،مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامئِ سنّت، ماحِئِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اورحضرت **قبلہ مُحدِّث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی جیسے مصروف بُزُرگانِ دین قاضی صاحِب کی **عیادت** کے لئے کشاں کشاں روہیلکھنڈ سے **پٹنہ** تشریف لائے۔اسی موقع پرحضرت صدرالشریعہ،بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے **پہلی بار** میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کی **زیارت** کی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت میں ایسی کشش تھی کہ بے اختیار صدرُ الشریعہ ، بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا دل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف مائل ہوگیا اور اپنے استاذِ محترم حضرت سیّدُنا مُحدِّث سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت سے بَیعَت ہوگئے ۔میرے آقا اعلیٰ حضرت اور سیّدی محدِث سورَتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی موجودَگی میں ہی قاضی صاحب نے وفات پائی ۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور محدِّث سورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے قبر میں اُتارا۔ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عِلمِ طِبّ کی تحصیل

قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رِحلت کے بعد مدرسہ کا انتظام جن

لوگوں کے ہاتھ میں آیا، ان کے **نامناسب** اقدامات کی وجہ سے صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سخت کبیدہ خاطر اور **دل برداشتہ** ہو گئے اور سالانہ تعطیلات میں اپنے گھر پہنچنے کے بعد اپنا **استعفاء** بھجوا دیا اور **مطالعۂ کُتُب** میں مصروف ہو گئے۔ پٹنہ میں مغرب زدہ لوگوں کے بُرے برتاؤ سے متاثر ہو کر ملازمت کی چپقلش سے بیزار ہو چکے تھے۔ معاش کے لئے کسی مناسب مشغلہ کی جستجو تھی۔ والد محترم کی نصیحت یاد آئی کہ ع میراثِ پدر خواہی علمِ پدر آموز (یعنی والد کی میراث حاصل کرنا چاہتے ہو تو والد کا علم سیکھو) خیال آیا کہ کیوں نہ **علم طب** کی تحصیل کر کے خاندانی پیشہ طبابت ہی کو مشغلہ بنائیں۔ چنانچہ شوال ۱۳۲۶ھ میں لکھنؤ جا کر دو سال میں علم طب کی تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور **مطب** شروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خداداد قابلیت کی بنا پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔

صدرِ شریعت اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں

ذریعۂ معاش سے مطمئن ہو کر جُمادِی الاُولٰی ۱۳۲۹ھ میں آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے ''لکھنؤ'' تشریف لے گئے۔ وہاں سے اپنے **اُستاذِ محترم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ''پیلی بھیت'' حاضر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو جب معلوم ہوا کہ ان کا ہونہار شاگرد **تدریس** چھوڑ کر **مطب** میں مشغول ہوگیا ہے تو انہیں بے حد **افسوس** ہوا۔ چُونکہ صدرُ الشَّر یعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا ارادہ **بریلی** شریف حاضر ہونے کا بھی تھا چُنانچہ بریلی شریف جاتے وقت مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک **خط** اِس مضمون کا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں تحریر فرما دیا تھا کہ ''جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کو خدمتِ دین وعلمِ دین کی طرف **مُتوجِّہ** کیجئے۔''

جب میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے دَرِدولت پر **حاضِری** ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت **لطف وکرم** سے پیش آئے اور ارشاد فرمایا: ''آپ یہیں **قِیام** کیجئے اور جب تک میں نہ کہوں **واپس** نہ جایئے۔'' اور

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

دل بستگی کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپُرد فرما دیئے۔ تقریباً دو ماہ بریلی شریف میں قیام رہا اور میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی صحبت میں علمی اِستِفادہ اور دینی مذاکرہ کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ رَمضانُ المبارَك قریب آ گیا۔ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ارشاد فرمایا: ''جائیے! لیکن جب کبھی میں بلاؤں تو فوراً چلے آئیے۔''

مُرشدِ کامل کا منظورِ نظر امجد علی
اِس پہ دائم لطف فرما چشمِ حق بینِ رضا

طَبابت سے دینی خدمت کی طرف مُراجَعَت

صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی خود فرماتے ہیں: میں جب اعلیٰ حضرت امامِ اہلِسنّت مجدِدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دریافت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مَطَب کرتا

ہوں۔اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا:''مطب بھی اچھا کام ہے،اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان (یعنی علم دو ہیں:علمِ دین اور علمِ طبّ)،مگر مطب کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صبح صبح قارورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔''اِس ارشاد کے بعد مجھے قارورہ (پیشاب) دیکھنے سے انتہائی **نفرت** ہوگئی اور یہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کا **کشف** تھا کیونکہ میں اَمراض کی تشخیص میں قارورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا (اور واقعی صبح صبح مریضوں کا قارورہ (پیشاب) دیکھنا پڑ جاتا تھا) اور یہ **تَصَرُّف** تھا کہ قارُورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے **نفرت** ہوگئی۔

بریلی شریف میں دوبارہ حاضِری

گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے **خط** پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔چُنانچِہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِ الورٰی دوبارہ **بریلی** شریف حاضِر ہوگئے۔اس مرتبہ''انجمن اہلسنّت'' کی نظامت اوراس کے **پریس** کے اہتمام کے علاوہ **مدرسہ** کا کچھ تعلیمی کام بھی سِپُرد کیا گیا۔گویا میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے

بریلی شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مستقل قِیام** کا انتِظام فرما دیا۔اس طرح **صدرُ الشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے 18 سال میرے آقائے نعمت **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی **صحبت بابرکت** میں گزارے۔

لئے بیٹھا تھا عشقِ مصطَفٰے کی آگ سینے میں
ولایت کا جبیں پر نقش، دل میں نورِ وَحدت کا

بریلی شریف میں مصروفیات

بریلی شریف میں دو **مستقل کام** تھے ایک مدرسہ میں **تدریس**، دوسرے **پریس** کا کام یعنی کاپیوں اور پرُوفوں کی **تصحیح**، کتابوں کی **روانگی**، خُطوط کے **جواب**، آمد وخرچ کے **حساب**، یہ سارے کام **تنہا** انجام دیا کرتے تھے۔ان کاموں کے علاوہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے بعض مُسَوَّدات کا **مَبیضہ** کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتووں کی **نقل** اور ان کی خدمت میں رہ کر **فتوٰی لکھنا** یہ کام بھی **مستقل** طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں

میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

روزانہ کا جَدْوَل

صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا روزانہ کا جَدْوَل کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فَجر ضَروری وظائف وتلاوتِ قراٰن کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرَسہ جا کر تدریس فرماتے۔ دوپَہَر کے کھانے کے بعد مُستَقِلًا کچھ دیر تک پھر پریس کا کام انجام دیتے۔ نماز ظہر کے بعد عَصر تک پھر مدرَسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرِب تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعدِ مغرِب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں فتوٰی نَویسی کا کام انجام دیتے۔ اسکے بعد گھر واپسی ہوتی اور کچھ تحریری کام کرنے کے بعد تقریباً دو بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے اخیر زمانۂ حیات تک یعنی کم وبیش دس برس تک

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

روزمرَّہ کا یہی **معمول** رہا۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اس محنت شاقّہ وعزم واستقلال سے اُس دَور کے اکابِر علماء **حیران** تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی **کام کی مشین** ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی **فیل** نہ ہو۔

مصنِّف بھی، مقرِّر بھی، فقیہِ عصرِ حاضر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اک ادارہ علم وحکمت کا

ترجمۂ کنزالایمان

صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَز۔زَہ) احادیثِ نَبوِیّہ واقوالِ ائمّہ کے مطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے آپ نے **ترجمۂ قران پاک** کے لئے **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا **صورت** ہوگی؟ اس کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ **باوُضو** کا پیوں کو لکھنا، باوُضو کا پیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی **غلطی** نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے **بڑی مشکِل** تو یہ ہے کہ پریس مین ہمہ وقت باوُضو رہے، بِغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللّٰہ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہوسکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہوسکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا اِنتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ کے اس معروض کے بعد ترجَمہ کا کام شروع کر دیا گیا بِحَمدِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَساعِیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ ''ترجمۂ کنزالایمان'' سے مُستفید ہوکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنونِ اِحسان ہے اور اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے
امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

وکیلِ رضا

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے سوائے صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کے کسی کو بھی حتّٰی کہ شہزادگان کو بھی اپنی بیعت لینے کے لئے وکیل نہیں بنایا تھا۔

صدرُ الشَّریعہ کا خطاب کس نے دیا؟

الملفوظ حصّہ اول صَفحَہ 183 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں ہے کہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: آپ مَوجُودِین میں **تَفَقُّہ** (تَ۔فَق۔قُہ) جس کا نام ہے وہ مولوی **امجد علی** صاحِب میں زیادہ پایئے گا، اِس کی وجہ یِہی ہے کہ وہ اِستِفتاء سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اَخّاذ ہے، طرز سے **واقِفِیَّت** ہو چلی ہے۔'' میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ہی حضرت مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو **صدرُ الشَّریعہ** کے خطاب سے نوازا۔

اٹھا تھا لے کے جو ہاتھوں میں پرچم اعلیٰ حضرت کا
وہ میرِ کارواں ہے کاروانِ اہلسنّت کا

قاضئ شرع

ایک دن صبح تقریباً 9 بجے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن مکان سے باہَر تشریف لائے، تخت پر قالین بچھانے کا حکم فرمایا۔ سب حاضِرین حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اِہتمام کس

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لئے فرما رہے ہیں! پھر میرے آقا اعلٰی حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **ایک کرسی پر** تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں آج بریلی میں **دارُ القضاء** بریلی کے قِیام کی بنیاد رکھتا ہوں اور **صدرُ الشریعہ** کو اپنی طرف بلاکر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر **قاضی** کے منصب پر بٹھا کر فرمایا: ''میں آپ کو ہندوستان کے لئے **قاضی شرع** مقرَّر کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شَرع ہی کرسکتا ہے وہ **قاضی شَرعی** کا اختیار آپ کے ذمّے ہے۔''

پھر تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا **مصطفٰے رضاخان** علیہ رحمۃ المنّان اور بُرہانِ ملّت حضرتِ علّامہ مفتی **محمد برہانُ الحق** رضوی علیہ رحمۃ القوی کو دارالقضاء بریلی میں مفتیِ شَرع کی حیثِیَّت سے مقرر فرمایا۔ پھر دُعا پڑھ کر کچھ کلمات ارشاد فرمائے جن کا اقرار حضرتِ صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے کیا۔ **صدرُ الشّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے دوسرے ہی دن **قاضیِ شَرع** کی حیثِیَّت سے پہلی نِشَست کی اور **وِراثت** کے

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پرسورحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ایک معامَلہ کا فیصلہ فرمایا۔

یہ ساری برکتیں ہیں خدمتِ دینِ پیمبر کی
جہاں میں ہر طرف ہے تذکرہ صدرِ شریعت کا

اعلٰی حضرت کے جنازے کے لئے وصیت

وَصایا شریف صَفْحَہ 24 پر ہے کہ مجدِّدِ اعظم، اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے **اپنی نمازِ جنازہ** کے بارے میں یہ **وصیّت** فرمائی تھی۔ "المنّۃُ المُمتازہ"[1] میں نمازِ جنازہ کی جتنی **دعائیں** منقول ہیں اگر **حامد رضا** کو یاد ہوں تو وہ میری **نمازِ جنازہ** پڑھائیں ورنہ مولوی **امجد علی** صاحِب پڑھائیں۔ حضرتِ حُجَّۃُ الْاِسلام (حضرت مولٰینا حامد رضا خان) چُونکہ آپ کے "وَلی" تھے اسلئے انکو مقدَّم فرمایا، وہ بھی مَشرُوط طور پر اور انکے بعد میرے آقا اعلٰی حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی نگاہِ انتخاب اپنی

[1]: یہ مبارک رسالہ فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ جلد۹ صفحہ ۲۰۹ پر موجود ہے۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

نمازِ جنازہ کے لئے جس پر پڑی وہ بھی بلا شرط، وہ ذات صدرُ الشَّریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہ الغنی کی تھی۔ اسی سے اعلیٰ حضرت عَلَیۡہِ رَحمَۃُ ربِّ الۡعِزَّت کی صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سے مَحَبَّت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آستانۂ مُرشد سے وفا

ایک مرتبہ کسی صاحِب نے تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سامنے صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا تذکرہ فرمایا تو مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے اپنا کوئی گھر نہیں بنایا بریلی ہی کو اپنا گھر سمجھا۔ وہ صاحبِ اثر بھی تھے اور کثیر التَّعداد طَلَبہ کے اُستاذ بھی، وہ چاہتے تو بآسانی کوئی ذاتی دارالعلوم ایسا کھول لیتے جس پر وہ یکہ وتنہا قابِض رہتے مگر ان کے **خلوص** نے ایسا نہیں کرنے دیا۔''

یہ میرے مُرشِد کا کرم ہے

چنانچہ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ (اجمیر شریف) میں وہاں کے صدرُ المدرِّسین ہو کر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اندازِ تدریس** سے بہُت مُتأثِّر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُوبرو اس کا ذِکر آیا کہ آپکی تعلیم بہت **کامیاب** ہوتی نظر آرہی ہے یہ مرکزی دارالعلوم سربلند ہوتا جارہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "**یہ مجھ پر اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **کا فضل و کرم ہے۔**"

باغِ عالم کا ہو منظر کیوں نہ رنگین و حَسین
گوشے گوشے سے ہیں طِیب اَفشاں رِیاحینِ رضا

صدرِ شریعت کی صحبت کی عظمت

تلمیذ و خلیفۂ صدر الشریعہ حضرت مولانا سیِّد ظہیر احمد زیدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: **مجھے** سات سال کے عرصے میں اَن گنت بار مولانا کی خدمت میں

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حاضری کا موقعہ ملا لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلسوں کو ان عُیُوب سے پاک پایا جو عام طور سے بِلا امتیازِ عوام وخواص ہمارے مُعاشَرے کا جُز و بن گئے ہیں مَثَلاً غیبت، چغلی، دوسروں کی بدخواہی، عیب جوئی وغیرہ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی نہایت مقدّس و پاکیزہ تھی، مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں دَرَوغ بیانی (یعنی جھوٹ بولنے) کا کبھی شائبہ بھی نہیں گزرا۔ جہاں تک میری معلومات ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولات **قران وسنّت** کے مطابِق تھے، گفتگو بھی نِہایت **مہذَّب** ہوتی، کوئی ناشائستہ یا غیر مُہذَّب لفظ استعمال نہ فرماتے، اسی طرح معاملات میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت صاف تھے۔ آپ کا ہر مُعاملہ **شریعت** مُطَہَّرہ کے اَحکام کے ماتحت تھا۔ ''دادوں'' (علی گڑھ) میں قیام کے دوران کا میں عَینی شاہد ہوں کہ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ بدمُعامَلگی نہ کی، نہ کسی کا حق تلف کیا۔

بلندی پر ستارہ کیوں نہ ہو پھر اُس کی قسمت کا
دیا امجد نے جس کو درس قانونِ شریعت کا

صَبر وتحمل

بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم شمسُ الہُدٰی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ہوگیا تو صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی اُس وقت نمازِ تراویح ادا کررہے تھے۔اطلاع دی گئی تشریف لائے۔"اِنَّـا لِـلّٰـہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن " پڑھا اور فرمایا: ابھی آٹھ رَکعت تراویح باقی ہیں، پھر نماز میں مصروف ہوگئے۔

سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خواب میں آکر فرمایا

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہزادی ''بنو'' سخت بیمار تھیں۔اِس دَوران ایک دن بعد نمازِ فجر حضرت صدرالشّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے قراٰن خوانی کے لیے طَلَبہ وحاضِرین کوروکا۔بعدِ ختمِ قراٰنِ مجید آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجلس کو خطاب فرمایا کہ میری بیٹی ''بنو'' کی علالت (بیماری) طویل ہوگئی، کوئی علاج کارگر نہیں ہوا اور فائدے کی کوئی صورت نہیں نکل رہی ہے،آج شب میں نے خواب دیکھا کہ سرورِکونین، رحمتِ عالم روحی فداہ گھر میں تشریف لائے ہیں اور فرمارہے

ہیں کہ ''بنّو'' کو لینے آئے ہیں۔ سیّد الانام حضورِ اکرم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خواب میں دیکھنا بھی حقیقت میں بِلا شُبہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کو دیکھنا ہے۔ بنّو کی دنیوی زندگی اب پوری ہوچکی ہے۔ مگر وہ بڑی ہی خوش نصیب ہے کہ اسے آقا و مولٰی، رحمتِ عالم، محبوبِ ربُّ الْعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لینے کے لیے تشریف لائے اور میں نے خوشی سے سِپرد (سِ۔پُرد) کیا۔ دعائے خیر کے بعد مجلسِ قراٰن خوانی ختم ہوگئی۔ غالبًا اُسی دن یا دوسرے دن بنّو کا انتِقال ہو گیا۔ **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادگان پر شفقت

شہزادگان پر شفقت کا جو عالم تھا وہ شہزادۂ صدرالشَّریعہ، شیخ الحدیث وَالتفّسیر حضرتِ علامہ عبدُ المصطفٰے ازہری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے مضمون میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چُنانچِہ آپ فرماتے ہیں:

میں خدمتِ اقدس میں حاضِر تھا۔مولانا ثَناءُ المصطفٰے ،مولانا بَہاءُ المصطفٰے ، مولانا فِداءُ المصطفٰے ،اس وَقت بَہُت چھوٹے بچّے تھے،وہ گنّا (گنڈیری) لے کرآتے اور کہتے:''انا جی اسے گلا بنادو۔''یعنی اسے چھیل کر کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیجئے۔حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے پیار محبت سے مسکرا کر گنا ہاتھ میں لیکر چاقو سے اسے چھیلتے پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان لوگوں کے منھ میں ڈالتے۔

گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کَانَ یَکُوْنُ فِی مَھْنَۃِ اَھْلِہٖ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر میں کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے۔(صَحِیحُ البُخارِی ج۱ ص۲۴۱ ،حدیث ۶۷۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اِسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کرنے کی نیّت سے ان کو بخوشی انجام دیتے۔

صدرُ الشَّریعہ کاسنّت کے مطابِق چلنے کا انداز

تلمیذ وخلیفۂ صدرِشریعت، حافظِ ملت حضرتِ علامہ مولانا عبدالعزیز مبارَک پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں: **حضورِسیّدِ عالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم راستہ چلتے تو رفتار سے عظمت ووقار کا ظہور ہوتا، دائیں بائیں نگاہ نہ فرماتے، ہر قدم قُوَّت کے ساتھ اٹھاتے، چلتے وَقت جسمِ مبارَک آگے کی طرف قدرے جُھکا ہوتا، ایسا لگتا گویا اونچائی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں۔ ہمارے استاذِ محترم صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سنّت کے مطابِق راستہ چلتے تھے، ان سے ہم نے **علم** بھی سیکھا اور **عمل** بھی۔ یہی حضرتِ حافِظِ ملّت فرماتے ہیں: ''میں دس سال حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کی کفش برداری (یعنی خدمت) میں رہا، آپ کو ہمیشہ مُتَّبِعِ سنّت پایا۔''

جس کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطَفٰے
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ مصطفٰے(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نَماز کی پابندی

سفر ہو یا حَضَر صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کبھی نَماز قضاء نہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتَلا ہو گئے یہاں تک کہ غشی طاری ہو گئی۔ دوپَہَر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظ ملّت مولانا عبدُ العزیز علیہ رحمۃ اللہ الحفیظ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدر الطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے دریافت کیا: کیا حُضور کو کہیں درد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: ''(بَہُت بڑی) تکلیف ہے کہ...... ظہر کی نَماز قَضاء ہو گئی۔'' حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی: حُضور بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالم میں نَماز قضا ہونے پر کوئی

مُؤاخَذَہ (قیامت میں پوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخَذَہ کی بات کر رہے ہیں وقتِ مُقَرَّرہ پر دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔

نمازِ باجماعت کا جذبہ

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس پر بہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر **باجماعت نماز** پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے مؤذِّن صاحِب وقتِ مقرّرہ پر نہ پہنچتے تو خود **اذان** دیتے۔ قدیم دولت خانے سے مسجد بالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے **قادِری منزل** میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو" نوّا کی مسجد" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وقت **بینائی** بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نِسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے تکی نالیاں تھیں۔ اسلئے" نوا کی مسجد" نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ صُبح کی نَماز کے لئے

جارہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے قریب تھا کہ کنویں کے غار میں قدم رکھ دیتے۔ اتنے میں ایک عورت آ گئی اور زور سے چِلّائی! ''ارے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑیو!'' یہ سنکر حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدم روک لیا اور پھر کنویں سے اتر کر مسجِد گئے۔اس کے باوُجود مسجد کی حاضِری نہیں چھوڑی۔

بیماری میں بھی روزہ نہ چھوڑا

ایک بار رَمَضانُ المبارَک میں سخت سردی کا بخار چڑھ گیا۔اس میں خوب ٹھنڈ لگتی اور شدید بخار چڑھتا ہے نیز پیاس اتنی شدّت سے لگتی ہے کہ نا قابلِ برداشت ہوجاتی ہے۔تقریباً ایک ہفتہ تک اِس بخار میں گرفتار رہے۔ظہر کے بعد خوب سردی چڑھتی پھر بخار آجاتا مگر قربان جائیے! اس حال میں بھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: **میرے والِدِ** ماجِد مرحوم ابتِدا ءِ نَوعُمری میں بہت بڑے تاجِر تھے اور حساب کے ماہِر ، صدرالشَّریعہ ان کو بلا کر (زکوٰۃ کا) پورا حساب لگواتے ۔ پھر انھیں سے کپڑے کا تھان منگا کر عورتوں کے لائق الگ مردوں بچوں کے لائق الگ اور سب کے مناسب قطع کرا کے تقسیم فرماتے ۔کوئی سائل کبھی دروازے سے خالی واپس نہ جاتا ، بہت بڑے **مہمان نواز** اور عُموماً مہمان آتے رہتے سب کے شایانِ شان کھانے پینے ، اُٹھنے بیٹھنے اور آرام کا اہتمام فرماتے ۔مہمانوں کے لئے خصوصیت سے ان کی ضروریات کی چیزیں ہر وقت گھر میں رکھتے ۔

دُرودِ رضویہ پڑھنے کا جذبہ

کتنی ہی مصروفیت ہو نَمازِ فجر کے بعد ایک پارہ کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک حزب (باب) دلائلُ الخیرات شریف پڑھتے ، اس میں کبھی ناغہ نہ ہوتا ، اور بعدِ نَمازِ جمعہ بلا ناغہ 100 بار **دُرودِ رضویہ** پڑھتے ۔حتّٰی کہ سفر میں بھی جمعہ ہوتا تو نمازِ ظہر کے بعد **دُرودِ رضویہ** نہ چھوڑتے ، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پڑھتے ۔ٹرین کے مسافر اِس دیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے مگر انہیں کیا معلوم۔ ؎

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا
دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

اِصلاح کرنے کا انداز

اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم وتربیت کا بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خُصُوصی خیال فرماتے تھے ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقوٰی وَتَدَیُّن (یعنی دین داری) اس اَمر کا مُتَحَمِّل (مُ۔تَ۔حَم۔مِل)ہی نہ تھا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے خِلافِ شرع کام کرے اگرآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم میں طَلَبہ یا اولاد کے بارے میں کوئی ایسی بات آتی جو احکامِ شریعت کے خِلاف ہوتی توچہر ۂ مبارَکہ کا رنگ بدل جاتا تھا،کبھی شدید ترین بَرہمی کبھی زَجروتَوبیخ (ڈانٹ ڈَپَٹ) اور کبھی تَنبِیہ وسزا اور کبھی مَوعِظۂ حَسَنہ غرض جس مقام پر جو طریقہ بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مناسِب خیال فرماتے استِعمال میں لاتے تھے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

خواب میں آ کر رہنمائی

خلیلِ ملّت حضرتِ مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ الباقی فرماتے ہیں: طَلَبہ کی طرف التِفاتِ تام (یعنی بھرپور توجُّہ) کا اندازہ اس واقِعہ سے لگائیے کہ فقیر کو ایک مرتبہ ایک مسئلہ تحریر کرنے میں اُلجھن پیش آئی، الحمد للہ میرے استاذِ گرامی، حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے خواب میں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: ''بہارِ شریعت کا فُلاں حصہ دیکھ لو۔'' صبح کو اُٹھ کر بہارِ شریعت اٹھائی اور مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل کرلیا۔ وصال شریف کے بعد فقیر نے خواب میں دیکھا کہ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی درسِ حدیث دے رہے ہیں، **مسلم شریف** سامنے ہے اور شَفّاف لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں، مجھ سے فرمایا: آؤ تم بھی **مسلم شریف** پڑھ لو۔

ہر طرف علم و ہنر کا آپ سے دریا بہا
آپ کا احسان اے صدر الشَّریعہ کم نہیں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے **مجھ پر دُرُودِ پاک نہ** پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نعت شریف سنتے ہوئے اشك باری

منقول ہے کہ جب نعت شروع ہوتی تو صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مُـــــــؤَدَّب بیٹھ کر دونوں ہاتھ باندھ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے۔ انتہائی وقار و تَـمْکِنَت (تَم۔کِ۔نَت) کے ساتھ پُرسکون ہو جاتے اور پورے **اِنہماک وتوجُّہ** سے سنتے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھوں سے سَیلِ اَشک اس طرح **جاری** ہو جاتے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے۔ **نعت** پڑھنے والا نعت پڑھکر خاموش ہو جاتا اس کے بعد بھی کچھ دیر تک یہی خود فراموشی طاری رہتی۔

متاعِ عشقِ سرکارِ دو عالم ہو جسے حاصل
کشِش اِس کیلئے کیا ہوگی دنیا کے خزینے میں

حضرتِ شاہِ عالم کا تخت

حضرتِ سیِّدُ نا شاہِ عالم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم بہُت بڑے عالمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الھند) میں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ایک بار بیمار ہوکر صاحبِ فَراش ہوگئے اور پڑھانے کی چُھٹیاں ہوگئیں۔جس کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد افسوس تھا۔تقریباً چالیس دن کے بعد صحّت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لاکر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وَہیں سے پڑھانا شروع کیا۔طَلَبہ نے مُتَعَجِّب ہوکر عرض کی: حضور: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مضمون تو بَہت پہلے پڑھادیا ہے گزَشتہ کل تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فُلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کرآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فورًا مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت سرکارِ مدینہ، قرارِقلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زِیارت ہوئی۔سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لبہائے مبارَکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''شاہِ عالم! تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لِہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھادیا

کرتا تھا۔"

جس تخت پر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف فرما ہوا کرتے تھے اُس پر اب حضرتِ قبلہ سیِّدُنا **شاہِ عالم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کس طرح بیٹھ سکتے تھے لٰہذا فوراً تخت پر سے اُٹھ گئے۔ تخت کو یہاں کی مسجِد میں مُعَلَّق کردیا گیا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدنا **شاہِ عالم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کیلئے دوسرا تخت بنایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وِصال کے بعد اُس تخت کو بھی یہاں مُعلّق کردیا گیا۔ اِس مقام پر دُعا قَبول ہوتی ہے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

خلیفۂ صدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولٰینا حافظ قاری محمد مُصلحُ الدّین صِدّیقی القادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے میں (سگِ مدینہ عفی عنہ) نے سنا ہے، وہ فرماتے تھے: **مُصنّفِ بہارِ شریعت** حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (ہند) میں حضرت سیِّدنا

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

شاہ عالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دربار میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اوراپنے اپنے دِل کی دعائیں کرکے جب فارِغ ہوئے تومیں نے اپنے پیرومرشِد حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ''**ہر سال حج نصیب ہونے کی۔**'' میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یہی ہوگا کہ جب تک زِندہ رہوں **حج** کی سعادت ملے۔لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قصد فرمایا۔**سفینۂ مدینہ** میں سَوار ہونے کیلئے اپنے وطن **مدینۃ العلماء** گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ) سے **بمبئی** تشریف لائے۔یہاں آپ کو نُمونیہ ہوگیا اورسفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12بجکر 26مِنَٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کوآپ وفات پاگئے۔

مدینے کا مسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

سبحٰنَ اللہ مبارَک تخت کے تحت مانگی ہوئی دُعا کچھ ایسی قبول ہوئی کہ اب آپ اِن شَاءَ اللّٰہ عزّوجل قِیامت تک حج کا ثواب حاصِل کرتے

رہیں گے۔ خود حضرتِ صدرالشّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بہارِ شریعت حصّہ 6 صفحہ 5 پر یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے: جو حج کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کیلئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قِیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند أبي يعلى ج٥، ص ٤٤١ حديث ٦٣٢٧ دارالكتب العلمية بيروت)

مادّۂ تاریخ

درجِ ذیل آیتِ مبارکہ آپ کی وفات کا مادّۂ تاریخ ہے۔ (پ ١٤، الحجر ٤٥)

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ

١٣٦٧ ھ

آپ کا مزار مبارک

بعدِ وفات حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کے وُجودِ مسعود کو

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بذریعۂ ٹرین بمبئی سے **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی لے جایا گیا۔ وہیں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجعِ خواص وعوام ہے۔

قَبْر شریف کی مِٹّی سے شِفاء مل گئی

مدینۃُ العلَماء گھوسی کے مولانا فخر الدّین کے والِدِ محترم مولانا نِظامُ الدّین صاحِب کے **گُردے میں پتھری** ہوگئی تھی۔ انہوں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن کوئی فائدہ حاصِل نہ ہوا۔ بالآخر صدرُ الشّریعہ، **بدرُ الطَّریقه** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی قبرِ انور کی مِٹّی استعمال کی جس سے الحمد للہ عزوجل ان کے **گردے کی پتھری** نکل گئی اور شِفاء حاصِل ہوگئی۔

درِ امجد سے منگتا کو برابر بھیک ملتی ہے
گدا پہنچے، تونگر، یاسوالی علم و حکمت کا

مزار سے خوشبو

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دفن ہونے کے بعد کئی روز **بارِش** ہوتی رہی

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

چُنانچِہ قبرِ انور پر چٹائیاں ڈال دی گئیں ۔جب 15 دن کے بعد **مزار** تعمیر کرنے کے لئے وہ چٹائیاں ہٹائی گئیں تو **خوشبو** کی ایسی لپٹیں اٹھیں کہ پوری فَضا معطّر ہو گئی۔ یہ **خوشبو** مسلسل کئی دن تک اٹھتی رہی۔

حقیقت میں نہ کیوں اللہ کا محبوب ہو جائے
نہ کھویا عمر بھر جس نے کوئی لمحہ عبادت کا

وفات کے بعد صدرُ الشَّریعہ کا بیداری میں دیدار ہو گیا!

شہزادہ صدرالشریعہ، محدِّث کبیر حضرتِ علّامہ ضیاءُالمصطَفٰے مصباحی مدظلہ فرماتے ہیں: غالِباً 1391ھ یا1392ھ کا واقِعہ ہے کہ طویل غیر حاضری کے بعد حضرتِ مجاہدِ ملّت مولٰینا حبیبُ الرحمٰن اِلہ آبادی علیہ رحمۃ الھادی **عرسِ امجدی** میں مدینۃ العلماء گھوسی تشریف لائے (حضرت صدرالشریعہ کے) عُرس شریف کے اجلاس میں دورانِ تقریر اپنی مسلسل غیر حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ (یعنی حضرت مجاہدِ ملّت) نے فرمایا کہ عُرس شریف کی آمد پر مجھے ہر سال

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی زِیارت **خواب** میں ہوتی رہتی ہے جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے طلب فرمانا چاہتے ہیں۔ مگر چند ضروری مصروفیات عین وَقت پر ہمیشہ رُکاوٹ بن جایا کرتی تھیں۔ امسال بھی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی **خواب** میں جلال بھرے انداز میں زیارت نصیب ہوئی۔ یہی معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرا انتظار فرمارہے ہیں۔ اِسی دَوران **عرسِ امجدی** کا دعوت نامہ بھی موصول ہوا۔ اب بہَر صورت حاضر ہونا تھا اور ہو گیا۔ ابھی سلسلۂ تقریر جاری تھا۔۔۔۔ کہ آپ (یعنی مجاہدِ ملّت) اچانک مزارِاقدس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو گئے اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ رِقّت انگیز لہجے میں صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے مُعافی کے خواستگار ہوئے۔

مجاہدِ ملت کا بیان ختم ہونے کے بعد حضرتِ حافظِ ملت مولٰینا عبدالعزیز علیہ رحمۃ القوی نے تقریر شروع کی۔ دَورانِ تقریر بے ساختہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبان سے یہ جملہ صادر ہوا کہ **حضرتِ صدر الشریعہ** علیہ الرحمۃ **بلا شبہ ولی تھے وہ**

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اب بھی اسی طرح زندہ ہیں جیسے پہلے تھے ابھی ابھی حضرت مجاہدِ ملت نے ان کا دیدار کیا۔ اتنا فرماتے ہی حضرت حافظِ ملّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سنبھل گئے اور فوراً اپنی تقریر کا رُخ موڑ دیا۔ چُنانچِہ جو حضرات مُتَوَجِّہ تھے اور جنہیں حضرت حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے کشف وکرامات نیز اندازِ بیان کا علم تھا وہ عُقدہ حل کر (یعنی گُتھی سُلجھا) چکے تھے اور انہیں یقین ہو گیا کہ حافظِ ملّت اور مجاہدِ ملّت رَحِمَهُمَا اللّٰه تعالٰی جنہیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے خصوصی قُرب حاصل ہے ان دونوں حضرات کو اس وقت حضرتِ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کا سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا۔

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

بہارِ شریعت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا

پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرَو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک در پیش ہونے والے ہزار ہا مسائل کا بیان **بہارِ شریعت** میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ اس کی تصنیف کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے **صدر الشریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی لکھتے ہیں: **''اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔''**

فقہِ حنفی کی مشہور کتاب **فتاوٰی عالمگیری** سینکڑوں عُلَمائے دین علیہم رحمۃ اللہ المبین نے حضرت سیِّدُنا **شیخ نظامُ الدین مُلّا جِیوَن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں **عَرَبی زَبان** میں مُرَتَّب فرمائی مگر قُربان جایئے کہ **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے وُہی کام **اُردُو زبان** میں **تنِ تنہا** کر دکھایا اور علمی ذَخائر سے

نہ صرف مُفتیٰ بِہٖ اقوال چُن چُن کر **بہارِ شریعت** میں شامل کیے بلکہ سینکڑوں **آیات** اور **ہزاروں احادیث** بھی مُوضوع کی مناسَبَت سے دَرج کیں ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خُود **تحدیثِ نعمت** کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں: ''**اگر اَورنگزیب عالمگیر اس کتاب** (یعنی بہارِ شریعت) **کو دیکھتے تو مجھے سَونے سے تولتے۔**''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا** مقصد یہ تھا کہ بَرِّ صَغیر کے مسلمان اپنے دین کے **مسائل** سے بآسانی آگاہ ہوجائیں چُنانچہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ''**اس کتاب میں حتَّی الوَسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دُشواریاں بِالکل جاتی رہیں ضَرور بہُت مَواقِع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نَفع ضَرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں مُتَنَبِّہ** (مُ۔ تَ۔ نَب۔ بِہ۔ یعنی خبردار) **کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی**

طرف رُجوع کی توجُّہ دلائے گا۔''

اِس کتاب کا عرصۂ تصنیف تقریباً ستائیس ۲۷ سال کے عرصے پر مُحیط ہے۔ یاد رہے کہ 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سالوں میں ہمہ وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ تعطیلات میں دیگر اُمُور سے وقت بچا کر یہ کتاب لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہوگئی چُنانچہ آپ بہارِ شریعت حصّہ 17 کے اختِتام پر بعنوان ''عرضِ حال'' میں لکھتے ہیں: ''اس کی تصنیف میں عُمُوماً یہی ہوا کہ ماہ رمضان مبارک کی تعطیلات میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔''

بُزُرگوں کے الفاظ بابرکت ہوتے ہیں

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہارِ شریعت میں مسائل بیان کر کے کئی جگہ فتاوٰی رضویہ شریف کا حوالہ دیا ہے بلکہ بہارِ شریعت حصّہ 6 میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کا لکھا

فرمانِ مصطَفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہواجِ کے احکام پر مشتمل رسالہ ''انورالبشارہ'' پورا شامل کرلیا ہے اور عقیدت تو دیکھئے کہ کہیں بھی الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی تاکہ ایک ولیِ کامل کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ کی برکتیں بھی حاصل ہوں چُنانچِہ لکھتے ہیں: **اعلیٰ حضرت قبلہ** قدس سرہٗ العزیز کا رسالہ ''**انورالبشارہ**'' پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخلِ رسالہ ہیں کہ اَوّلاً: تبرک مقصود ہے۔ دُوُم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہٰذا عبارت بھی نہ بدلی۔

(بہارِ شریعت حصّہ 6 ص203 مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مسائلِ شرعِیَّہ کو بہارِ شریعت کے 20 حِصّوں میں سمیٹنا چاہتے تھے مگر مکمّل نہ کرسکے اور اس کے مُتَعلِّق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''عرضِ حال'' میں تفصیل بیان کی ہے اور یہ وصیَّت فرمائی ہے کہ ''اگر میری اولاد یا تلامِذہ یا عُلَماء اہلسنّت میں سے کوئی صاحِب اس کا قلیل حصّہ جو باقی رہ گیا ہے اُس کی تکمیل فرمائیں تو میری عَین

خوشی ہے۔'' چُنانچِہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور اس کے بقیّہ **تین حصّے** بھی چَھپ کر منظرِ عام پر آ چکے۔

اِس تصنیف کی ایک **خوبی** یہ بھی ہے کہ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے **بہارِشریعت** کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعَہ فرما کر جو کچھ تحریر فرمایا تھا وہ پڑھنے کے قابل ہے چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''**الحمدللہ مسائلِ صَحیحہ رَجِیحہ مُحقَّقہ مُنَقَّحہ پر مشتمل پایا، آجکل ایسی کتاب کی ضَرورت تھی کہ عوام بھائی سَلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واَغلاط کے مَصنوع و مُلَمَّع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اُٹھائیں۔**''

جس کے دم سے بہارِشریعت ملی
ایسے صدرِشریعت پہ لاکھوں سلام

عالم بنانے والی کتاب

بہارشریعت جہیز ایڈیشن جدید مطبوعہ مکتبہ رضویہ صَفحہ 12 پر ہے:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جومجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

جگر گوشۂ **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی ، حضرت علّامہ مولانا قاری محمد رضاءِ المصطفٰی اعظمی مدظلہ العالی فرماتے ہیں: **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے **بہارِ شریعت** کے ساتھ اس کتاب کا نام ''**عالم بنانے والی کتاب**'' بھی رکھا۔ جب اِس کتاب کے سترّہ حصے تصنیف ہو گئے تو **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے فرمایا کہ: بہارِ شریعت کے چھ حصے جن میں روزمرّہ کے عام مسائل ہیں ۔ان چھ حصوں کا ہر گھر میں ہونا ضَروری ہے تاکہ عقائد، طہارت ، نماز ، زکوۃ ، روزہ اور حج کے فِقہی مسائل عام فہم سِلیس (یعنی آسان) اردو زبان میں پڑھ کر جائز و ناجائز کی تفصیل معلوم کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیگر علمائے اہلسنّت نے بھی **بہارِ شریعت** کو ''عالم بنانے والی کتاب'' تسلیم کیا ہے۔ چُنانچِہ مُحَقِّقِ عصر حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی الحاج **محمد نظام الدّین رضوی** اطال اللّٰہُ عمرَہٗ (صدر شُعبۂ افتاء، دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم ، مبارک پور ، ضلع اعظم گڑھ، یوپی ،الھند) ۲۸ جمادی الاولٰی

۱۴۲۹ھ کو جاری کردہ اپنے ایک فتوے میں اِرقام فرماتے ہیں: ''آج ہمارے عُرف میں جن حضرات پر عالِم، فقیہ، مفتی کا اطلاق ہوتا ہے یہ وُہی لوگ ہیں جو کثیر فُروعی مسائل کے حافِظ ہوں اور فِقہ کے بیشتر ضَروری اَبواب پر ان کی نظر ہو، تاکہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو سمجھ جائیں کہ اس کا حکم فُلاں باب میں ملے گا، پھر اسے نکال کر بِغیر دوسرے کے سمجھائے بخوبی سمجھ سکیں اور صحیح حکمِ شرعی بتاسکیں۔ **بہارِ شریعت** کو ''عالم بنانے والی کتاب'' اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ جو شخص اسے اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لے اور اس کے مسائلِ کثیرہ کو ذِہن نشین کرلے تو وہ **عالم** ہوجائے گا کہ وہ حافِظِ فُروعِ کثیرہ ہے۔''

بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے اس پر **دعوتِ اسلامی** کی مجلس، **المدینۃ العلمیۃ** کے مَدَنی علماء نے تَخریج وتسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی سعی کی ہے اور **مکتبۃُ المدینہ** سے طبع ہوکر، تادمِ تحریر اس کے 1 تا 6 اور سولھواں حصہ منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ابتدائی 6 حصّوں

کو ایک **جلد** میں پیش کیا جا چکا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ **دعوتِ اسلامی** کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اِس کا نفع عام فرمائے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اعلیٰ حضرت کے کمالِ علم کا عکسِ جمیل　　مظہرِ یکتائی و تحقیق و تمکینِ رضا

اہلِ سنّت کا وقار و افتخار اس کا وُجُود

اس کی شخصیَّت پہ نازاں ہیں محبینِ رضا

طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفِرت



۱۷ جمادی الاخرہ ۱۴۲۹ھ

نَزِیل الامارات العربیۃ المتحدۃ

﴿۷۸۶﴾ فہرس ﴿۹۲﴾